## سوال

(143)کس قدر نجاست کپڑے یا بدن پر معاف ہے اور نجاست کی تقسیم ۔

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کس قدر نجاست کپڑے یا بدن پر معاف ہے اور کیا نجاست کی تقسیم مخففہ اور مغلظہ پر کرنی جیسے بعض فقہاء کرتے ہیں درست ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ نجاست اگر شریعت اسلامی میں نجاست ہو تو وہ معاف ہے چاہے بدن پر جبکہ انسان کو علم ہو جائے اور اس کے ازالے میں کوئی عذر نہ ہو۔اور دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

وَثِيابَكَ فَطَهِّر ﴿٤﴾... سورة المدثر

اوراپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو۔

یہ مطلق ہے اور یہاں قلیل و کثیر کی کوئی قید نہیں اور اسی طرح ازالہ نجاست میں ثابت حدیثیں بھی مطلق ہیں اور ان میں کوئی چیز خاص نہیں ۔ تو جو کہتے ہیں کہ نجاست بقدر خفیفہ میں بقدر چوتھائی کپڑے کے نجاست غلیظہ میں بقدر درہم معاف ہے تو یہ ایسا قول ہے جس پر کتاب وسنت اور اجماع امت سے کوئی دلیل نہیں ۔

رہی وہ حدیث جیسے دار قطنی نے (1 401) اور بیہقی نے (2 404) میں ابوہریرہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«تعاد الصلاة من قدر الدرہم»

''درھم جتنی (نجاست سے ) نماز لوٹائی جائے''۔

اورایک اورحدیث کے لفظ ہیں : ''جب کپڑے پر بقدر درھم کے خون لگا ہو تو کپڑا دھویا جائے اور نماز لوٹائی جائے''۔ یہ حدیث موضوع (منگھڑت ) ہے کیونکہ اس کی سند میں روح بن غطیف راوی متروک ہے ۔امام بخاری کہتے ہیں یہ حدیث باطل ہے اور اس میں روح نامی راوی متروک ہے جیسے کہ الضعفاء للعقیلی (2 52) میں ہے ابن جوزی نے اسے ''موضوعات''میں ذکر کیا ہے اور امام سیوطی نے ''اللالی''میں برقرار رکھا ہے

اورامام زیلعی نے نصب الرایہ میں (1 212) ابن حبان سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں اس حدیث کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں یہ بات رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمائی یہ کوفے والوں کی اختراع ہے اور رح بن غطیف کا کام ہی یہی تھا کہ وہ ثقات کی طرف سے موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا۔ یہ حدیث دوسری سند سے ان لفظوں میں ہے ''خون بمقدار ایک درھم کے دھویا جائے اور نماز اس سے لوٹائی جائے'' یہ حدیث موضوع ہے۔

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (9 330) میں بسند نوح ابن مریم وہ یزید الھاشمی سے اور وہ زیدی سے اور وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کرتا ہے' یہ سند موضوع ہے نوح ابن ابی مریم متھم ہے ابن جوزی نے اسی سند کے ساتھ الموضوعات میں روایت کیا ہے اور کہا ہے نوح کذاب ہے امام زیلعی نے نصب الرایہ (1 212) میں اسے برقرار رکھا ہے' الالی للسیوطی (1 3) دیکھو' السلسلہ الضعیفہ (1 180) برقم: 148-149) پھر الشیخ نے فرمایا ہے: نجاست غلیظہ کو قدر درھم کے ساتھ مقید کرنا باطل ہوا -اور نجاست سے اجتناب فرض ہے اگرچہ درھم سے کم ہی کیوں نہ ہو کیونکہ طہارت کا حکم ثابت کرنے والی حدیثیں عام ہیں۔

## نجاست کی غلیظہ اور خفیفہ میں تقسیم :

خمر' دم مفسوح' مردار کا گوشت' جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا پیشاب' کتے کی بیٹ' قئی وعیرہ کو نجاست غلیظہ کہنا اور گھوڑے کا پیشاب اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب وغیرہ کو نجاست خفیفہ قرار دینے کی کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ علماء نے خمر کے پلید ہونے نہ ہونے میں اختلاف کیا ہے جبکہ وہ اس کی حرمت اور معنوی ہیں دونوں اقوال میں راجح قول یہ ہے کہ شراب پاک ہے اور حرام ہے اور اس کے نجس ہونے کی دلیل نہیں۔ دلائل مسئلہ (نمبر: 144) میں آرہے ہیں۔ پھر خون کے طاہر و نجس ہونے میں اختلاف ہے تو ہر قسم کا خون پلید نہیں۔ تحقیق آگے آرہی ہے۔ ان شاء اللہ۔

اور اسی طرح قئی کی نجاست پر بھی دلیل نہیں اس کا ذکر بھی آگے آئے گا۔ گھوڑے کے پیشاب اور گوشت کھائے جانے والے جانور کے پیشاب کے بارے میں تحقیق گزر چکی کہ راجح قول یہ ہے کہ پاک ہے۔

مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ تمام مسائل میں شرعی دلائل کا لحاظ رکھے اور اقوال ائمہ کی طرف دیکھے جب ان کے پاس دلیل نہ ہو۔ نہ ہی جمہور واکثریت کی طرف دیکھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ الدین الخالص

# ج1ص326

محدث فتویٰ